عیسائی مذہب

من تالیفات

علامہ حافظ محمد قمر الدین صاحب سجادہ نشین
آستانہ عالیہ سیال شریف

دار التبلیغ ضیاء شمس الاسلام سیال شریف
ضلع سرگودہا

ثنائی پریس سرگودہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفوا احد والصلوٰۃ والسلام علےٰ افضل المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العلمین قائد الغر المحجلین صاحب المعجز والتبجیل المبشر بہٖ فی التورات والانجیل محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔

امابعد، تقریباً عرصہ دو سو سال سے عیسائی صاحبان مشرق واسطے میں مسلمانوں کو مرتد کرنے اور ان کے مقدس مذہب اسلام سے ان کو منحرف کرنے کے لیے لاکھوں کی تعداد میں مختلف صورتوں میں سوسائٹیاں بنا چکے ہیں۔ کرسچین سکول مشن ہسپتال جگہ جگہ پر قائم کرنے کے ساتھ ساتھ تبلیغی دورے اور کثیر التعداد چھوٹے بڑے پمفلٹ شائع ہو رہے ہیں اور ہولی بائبل یعنی عیسائیوں کی کتاب مقدس متعدد زبانوں میں سنہری در روپہلی جلد بندی کے پردے میں نشر ہو رہی ہے۔ کوئی دشمن اور کوئی بس سٹینڈ ایسا نہیں جہاں ان کی انجیلیں تقسیم نہ ہو رہی ہوں۔ کرسچین سکولوں میں مسلمان بچوں کو صبح سویرے اللہ اور اس کے رسول کا نام لینے بجائے باپ بیٹے اور روح القدس کے ترانوں پر مجبور کیا جاتا ہے اور بائبلی تعلیمات کو معصوم بچوں کے دل و دماغ میں قائم کیا جاتا ہے مشن ہسپتالوں میں گرد اور محتاج بیماروں و تیمارداروں کو مقدس مذہب اسلام ترک کرنے اور عیسائیت قبول کرنے کے لیے

طرح طرح کے سبز باغ دکھائے جاتے ہیں اور اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے کئی قسم کے مکرو فریب بروئے کار لائے جاتے ہیں! اسلام کے زریں اصولوں سے دل برداشتہ کرنے کیلئے بے علم اور سادہ لوح لوگوں کو کئی قسم کے شبہات اور وساوس میں پھنسایا جاتا ہے فقیر چاہتا ہے کہ عیسائی صاحبان کی خیر خواہی کے لیئے ان کتاب مقدس کا نمونہ پیش کرے اور اس کی اصلی شکل ان کے سامنے لائے تاکہ عیسائی صاحبان کو اپنی ہوئی بائبل کی صحیح پوزیشن واضح ہو جائے اور اس کتاب مقدس کی حقیقت معلوم کر لینے کے بعد اس قدر بے پناہ اخراجات اور دن رات کی اس غیر معمولی تگ و دو کی زحمت سے بچیں اور میرے مسلمان بھائی عیسائی مذہب کا پس منظر دیکھ کہ اپنے بچوں کی آخرت تباہ نہ کریں اور ان کو محبوب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس امت سے خارج ہونے سے بچائیں ؎

عیسائیوں کی کتاب مقدس کی وہ عبارتیں اور آیتیں کہ جن کو پادری صاحبان نے ہنوز پڑھنے کی زحمت ہی نہیں فرمائی یا عوام کے سامنے ایسی عبارتیں پیش نہ کرنے میں اپنی عافیت یقین کرتے ہیں، بطور تمہید دو باتیں پیش کی جاتی ہیں! اوّل یہ کہ بریکٹ میں ہندسوں سے پہلے جو جملے ہونگے وہ عیسائیوں کے مجموعہ بائبل یعنی انکی کتاب مقدس کے صحیفوں کے نام ہیں۔ ان صحیفوں کے ناموں کے بعد پہلا ہندسہ باب کا نمبر ہوگا اور ڈیش یعنی لکیر کے بعد والا ہندسہ آیت کا نمبر ہوگا مثلاً (گنتیوں ۳-۱۳) یعنی مقدس گنتیوں صحیفے کا نام ہے اور تین کا ہندسہ اسکے باب کا نمبر ہے اور تیرہ اس باب کی آیت کا نمبر ہے!

دوم یہ کہ بسا اوقات متضاد اور ایک دوسرے کی مخالف عبارتیں آپ دیکھیں اور اس صورت میں اگر کسی ایک آیت کو درست اور صحیح مانا جائے گا تو لازمی طور پر دوسری آیت، لحاقی جعلی اور من گھڑت یقین کرنے پر آپ مجبور ہو جائیں گے۔ مگر اس کتاب مقدس میں اس قسم کی آیات اس کثرت کے ساتھ موجود ہیں جن کے لکھنے کیلئے مستقل کتاب کی ترتیب ضروری ہے بعض علمائے اسلام نے بائیبل کے کنٹراڈکشن کے نمونے قلمبند کیے ہیں مثلاً مولانا نور بخش صاحب توکلی ایم اے لاہوری اور مولانا سید ناصر الدین امام فنِ مناظرہ و مولانا رحمت اللہ مہاجر مکی وغیرہ اگرچہ کسی اہل عقل و ہوش کے نزدیک کوئی ایسی کتاب کہ جس کی ایک عبارت دوسری عبارت کی تردید کر رہی ہو حد درجہ معتبر اور سخت ناقابل التفات ہوتی ہے چہ جائیکہ ایسی کتاب پر کسی مذہب کی بنیاد کھڑی کی جائے۔ مگر فقیر اس ہولی بائیبل کی وہ حقیقت بھی پیش کرنا چاہتا ہے جو اللہ تعالےٰ اور اس کے مقدس رسولوں کی شان اقدس میں گستاخی کا مجسمہ ہے ملاحظہ فرمائیں:

(پیدائش ۶-۶) خدا انسان کو پیدا کر کے پچھتایا اور دلگیر ہوا۔" (۱ کرنتھیوں ۱-۲۵) "کیونکہ خدا کی بیوقوفی آدمیوں کی حکمت سے زیادہ حکمت والی ہے۔"

یہ تو ہے خدا کی قدردانی کا نمونہ جس کو ہر پڑھنے سننے والا اس مصرعہ کے ساتھ پیچاں کرے گا، کہ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

اب خدا کے مقدس پیغمبروں کے متعلق ان کی کتاب مقدس کی عقیدت مندی کا نمونہ ملاحظہ ہو (پیدائش ۱۹-۳۰ تا ۳۸) "اور لوط ضغر سے اپنی دونوں بیٹیوں سمیت نکل کر پہاڑ پر جا رہا کیونکہ ضغر میں رہنے سے اسے دہشت ہوئی اور وہ اور اس کی دونو

بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔ تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بوڑھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو تمام جہان کے دستور کے موافق ہمارے پاس اندر آئے۔ آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم بستر ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں اور انہوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم بستر ہوئی پر اس نے اس کو لیٹتے اور اٹھتے وقت اسے نہ پہچانا اور دوسرے روز ایسا ہوا کہ پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات تو میں اپنے باپ سے ہم بستر ہوئی آؤ آج رات بھی اس کو مے پلائیں اور تو بھی جا کے اس سے ہم بستر ہو کہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو اس رات کو بھی انہوں نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی اس سے ہم بستر ہوئی اور اس نے اس کے لیٹتے اور اٹھتے وقت اسے نہ پہچانا سو لوط کی دونوں بیٹیاں اس سے حاملہ ہوئیں اور بڑی ایک بیٹا جنی اور اس کا نام موآب رکھا وہ موآبیوں کا جو اب تک ہیں باپ ہوا۔ اور چھوٹی بھی ایک بیٹا جنی اور اس کا نام "بن عمی" رکھا وہ بنی عمون کا جو اب تک ہیں باپ ہوا:۔

ملاحظہ فرمالیا آپ نے مقدس نبیوں کی شان میں عیسائیوں کی مقدس کتاب کا شرمناک نظریہ۔ مگر عیسائیوں کا مقصد یہاں تک ختم نہیں ہوتا بلکہ حضرت روت جو موآبی النسل ہیں (روت ۱-۴: ۲۲: روت ۲-۳ و ۶) یہ حضرت عیسیٰ وحضرت داؤد وحضرت سلیمان اور باقی انبیاء بنی اسرائیل وحضرت یسوع مسیح کی جدہ محترمہ ہیں (متی ۱-۵ تا ۱۶) تو ان تمام انبیاء بنی اسرائیل کی نسل مطہرہ و مقدس کو بھی اسی بدترین وشرمناک تہمت سے متاثر کرنا مقصود ہے اور یہ بھی مقصود ہے کہ کوئی عمونی یا موآبی خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو (استثنا ۲۳-۳) یعنی موآب اور بنی عم

کی نسل قیامت تک خدا کی بادشاہی میں نہیں آسکتی یعنی نبی نہیں بن سکتے۔ اور ملاحظہ ہو (پیدائش ۳۵-۲۲ و پیدائش ۴۹-۴) اور اسرائیل کے اس ملک میں رہتے ہوئے یوں ہوا کہ روبن نے جا کر اپنے باپ کی حرم بلہاہ سے مباشرت کی اور اسرائیل کو یہ معلوم ہوگیا۔ کیونکہ تو اپنے باپ کے بستر پر چڑھا تو نے اسے نجس کیا وہ میرے بچھونے پر چڑھ گیا۔ یعنی حضرت یعقوب نبی کے صاحبزادے حضرت روبن پہ شرمناک اتہام کہ انہوں نے اپنی ماں سے بدفعلی کی۔ اور (پیدائش ۴۹-۲۷) میں ہے کہ بنیمین حضرت یعقوب علیہ السلام کا صاحبزادہ پھاڑنے والا بھیڑیا ہے وہ صبح کو شکار کھائے گا اور شام کو لوٹ مار کا مال بانٹے گا۔ (پیدائش ۳۸-۱۲ تا ۳۰) میں ہے کہ "یہوداہ (حضرت یعقوبؑ کے صاحبزادے) نے اپنی بہو تمر کے ساتھ بدفعلی کی جس سے دو توام بچے پیدا ہوئے ایک کا نام فارص دوسرے کا نام زارح رکھا گیا۔ اور (متی ۱-۳ تا ۱۶) میں ہے کہ یہ فارص حضرت یسی حضرت داؤد حضرت سلیمان حضرت یسوع مسیح کے جد امجد ہیں اور یہ تمام انبیاء بنی اسرائیل اور حضرت یسوع مسیح کی جدہ تمر ہیں اور استثنا ۲۳-۲ میں ہے "حرامی بچہ خدا کی بادشاہی میں دسویں پشت تک داخل نہ ہو" اب حضرت یعقوبؑ کی اولاد کے متعلق اور حضرت لوطؑ کی ذات اقدس کے متعلق اس درجہ کے فحش اور رذیل اتہامات جو عیسائیوں کی کتاب مقدس میں موجود ہیں اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ تمام انبیاء بنی اسرائیل کی پاکیزہ نسب اور نسل منزہ کو انتہا درجہ معیوب ثابت کیا جائے ہوں (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) دیکھو استثنا ۲۳-۲ کوئی حرامی بچہ خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو اب یسوع مسیح کی باری آئی، ذرا کتاب مقدس باادب ہو کر ملاحظہ فرمائیں (گلتیوں ۳-۱۳) مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی

لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے جو کوئی لکڑی پہ لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے"۔ (استثنا ۲۱-۲۳) وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے ملعون ہے"۔

یہ ہے عیسائیوں کی عقیدتمندی اس مقدس ہستی کے متعلق جس کو اپنا منہ سے خداوند ذوالجلال کہتے ہیں:۔

بائبل کی اس آیت میں مثل مشہور" بیک کرشمہ دو کار" یا "بیک کرشمہ دو فاختہ" کی یاد تازہ ہوتی ہے یعنی ایک تو شریعت کو لعنت بیان کیا جا رہا ہے اور دوسرا خدا کے ایک مقدس نبی کو ملعون ثابت کیا جا رہا ہے یعنی دونوں جہان میں عیسائیوں کے لئے مکمل آزادی کا سبز باغ دکھایا گیا۔ اس دنیا میں شریعت کے تمام تر احکام کو لعنت سمجھ کر چھوڑ دینا مدِ نظر ہے اور آخرت میں یسوع مسیح جیسی ہستی کو لعنتی ثابت کر کے اپنی تمام بدکاریاں اور بد معاشیاں ان کے سر پر رکھی جا رہی ہیں قانون قدرت اور احکم الحاکمین کی عدالت سے بچنے کیلئے بہت دور کی سوجھی کہ دنیا بھر کی معاشی اور حرامکاری کرنے والے تو خدا کی گرفت سے بال بال بچ جائیں اور خدا کا مقدس معصوم نبی ان کی تمام بدکاریاں کے تلے آ کر لعنتی بن کر رہ جائے اور ان کیلئے قربانی کا بکرا ثابت ہو مگر کتاب مقدس کے متون یا اس کی زرد پشیمانی کا خانہ خراب ہو کہ اس قدر محنت اور کاوش کے باوجود بھی عیسائیوں کی گلو خلاصی نظر نہیں آتی۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(احبار ۲۴-۱۵) "جو اپنے خدا کو لعنتی کہے اپنے گناہ آپ اٹھائے"۔ اور (۱۔ کرنتھیوں ۱۲-۳) "پس میں تمہیں جتاتا ہوں جو کوئی خدا کی روح کی ہدایت سے بولتا ہے وہ نہیں کہتا کہ یسوع ملعون ہے"۔

لیجئے صاحبان! ع "آں ہم نہ شد میسر سودے خام شد" اس معصوم کو سولی پر چڑھانے

اور پھر لعنتی ثابت کرنے کے باوجود بھی عیسائی اپنے گناہ آپ اُٹھائیں گے، اب جو انجیل سے ناواقف عیسائی یہ کہتے تھے کہ یسوع مسیح نہ لکڑی پہ لٹکائے گئے نہ لعنتی بنے وہی خدا کی روح کی ہدایت سے بولتے ہوئے حق بجانب ثابت ہوئے۔ یسوع مسیح جو خدا کا مقدس نبی ہے اس پہ لعنت کرنے والا ذرا لعنت کے لفظ پر بھی غور فرمائیے کہ اس سے زیادہ بھی کوئی لفظ خدا کی رحمت سے دور کرنے والا مانا جا سکتا ہے۔

دیکھئے (پیدائش ۳-۱۴) جہاں لعنت کا معنی گناہ مجسم ہے اور (انجیل مرقس ۱۵-۲۸) و (لوقا ۲۲-۳۷) اور (۲ کرنتھیوں ۵-۲۱) جہاں لعنت کا معنے بدکار لکھا ہوا موجود ہے تو اس سخت سے سخت وشنام طرازی کا یسوع مسیح پہ استعمال جیسا کہ (گلتیوں ۳-۱۳) اور (استثنا ۲۱-۲۳) سے ثابت ہے نا ممکنات میں سے ہے اور (انجیل مرقس ۱۵-۱) میں ہے کہ سولی پہ لٹکنے والے کو بندھایا گیا اور (انجیل متی ۲۷-۲۶) اور (انجیل مرقس ۱۵-۱۵) میں ہے کہ اس کے سر پہ کانٹوں کا تاج بنا کر رکھا گیا، اور (انجیل مرقس ۱۵-۱۷) و (انجیل متی ۲۷-۲۹ تا ۳۱) و (انجیل مرقس ۱۵-۱۹ و ۲۰) اور (انجیل لوقا ۲۳-۳۵-۳۶) و (انجیل متی ۲۷-۴۶) و (انجیل یوحنا ۱۹-۳۴) میں ہے کہ سولی پہ لٹکنے والے کے سر پہ سرکنڈہ مارا گیا۔ اس کے منہ پر تھوکا گیا، اس کے منہ پر طمانچے اور مکے مارے گئے اور بالوں کے ساتھ اس کی پسلیاں چھیدی گئیں اس کے ساتھ مزاح اور ٹھٹھے کئے گئے وہ بڑی آواز سے چلا کر کہہ رہا تھا "ایلی ایلی لما سبقتانی یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ ظاہر ہے کہ یہ شخص یسوع مسیح نہیں تھا کیونکہ یسوع مسیح خود فرماتے ہیں کہ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ

ہے اس نے مجھے اکیلا کبھی نہیں چھوڑا کیونکہ میں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں جو اسے پسند ہے" (انجیل یوحنا ۸-۲۹) ذرا غور فرمایئے کہ یسوع مسیح کی گواہی اور ان کے پیارے خدمتگار اور ہر وقت کے حاضر باش پطرس کی گواہی اور خود یسوع مسیح کے اپنے تقدس کے برخلاف ایک غیر معتبر اور بے سند لوگوں کے تخمینوں کو وقعت نہیں دی جا سکتی۔ اگر کسی عدالت میں یسوع مسیح کو لکڑی پر لٹکانے والوں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے تو کسی صورت میں بھی دفعہ ۳۰۲ ثابت نہیں ہو سکتا۔

مذکورہ بالا بیانات اور حالات کے علاوہ سولی پہ لٹکائے جانے کے وقت میں بھی زبردست اختلاف ہے کیونکہ (انجیل مرقس ۱۵-۲۵) میں ہے کہ سولی دینے کا وقت تیسرا گھنٹہ تھا اور (انجیل یوحنا ۱۹-۱۴) میں ہے کہ چھ بجے صبح کا وقت تھا دوسرا (انجیل لوقا ۲۳-۲۶) اور (انجیل مرقس ۱۵-۲۱) اور (متی ۲۷-۳۲) میں ہے کہ صلیب اٹھائی ہوئی تھی۔ پادری سکاٹ صاحب متی ۲۷-۳۲ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ دستور یہ تھا کہ جو شخص صلیب دیا جاتا تھا اپنی صلیب آپ لے چلتا تھا (دیکھو رومن تفسیر پادری سکاٹ صاحب صفحہ ۲۲۲ کالم نمبر ۱ پیرا متی ۲۷-۴۴) میں ہے کہ دو چور مسیح کو صلیب پر برا کہتے تھے اور (لوقا ۲۳-۲۵) میں ہے کہ ایک چور یسوع کو صلیب پہ برا کہتا تھا پھر (یوحنا ۱۹-۱۹) میں ہے کہ یسوع کی صلیب پر جو کتبہ لٹکایا گیا اس پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔

یسوع ناصری یہودیوں کا بادشاہ اور (متی ۲۷-۳۷) میں ہے کہ یسوع یہودیوں کا بادشاہ" لکھا ہوا تھا یعنی ناصری کا لفظ نہیں تھا اور (انجیل مرقس ۱۵-۲۶) میں ہے کہ صرف یہودیوں کا بادشاہ لکھا ہوا تھا۔ یعنی نہ یسوع کا لفظ اور نہ ناصری کا لفظ پھر

(متی ۲۶-۵۶) اور انجیل مرقس ۱۴-۵۰) اور (لوقا ۲۳-۴۹) میں ہے کہ سب شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے صرف عورتیں مصلوبی کے وقت دور سے کھڑی دیکھ رہی تھیں اور (یوحنا ۱۹-۲۵) میں ہے کہ ایک شاگرد یسوع کے پاس کھڑا تھا اور عورتیں بھی پاس کھڑی تھیں اور مسیح نے اپنی ماں سے کہا کہ "اے عورت یہ تیرا بیٹا ہے" (پاس کھڑے ہوئے شاگرد کی طرف اشارہ کر کے) (متی ۲۶-۴۸ و ۴۹) میں ہے کہ یہوداہ اسقریوطی نے اپنے ساتھی پکڑنے والوں کو یسوع مسیح کی نشان دہی اس طرح کی کہ جس کو میں چوموں اس کو پکڑ لینا وہی مسیح ہوگا" چنانچہ اس نے شخص کو چوما اس شخص کو پکڑ لیا گیا اور (یوحنا ۱۸-۴) میں ہے کہ یسوع مسیح نے خود آگے بڑھ کر کہا کہ "تم کسے ڈھونڈتے ہو میں مسیح ہوں" ان سب باتوں کے علاوہ پطرس جس کے سامنے یہ گرفتاری ہوئی اور اس گرفتار شدہ کو کوڑے مارے گئے اور اس کے منہ پر مکے اور طمانچے مارے گئے اور اس کے منہ پر تھوکا گیا آخر کار اس کو سولی پر بھی لٹکا دیا گیا تو سمجھ میں نہیں آ سکتا اگر وہ گرفتار ہونے والا یسوع مسیح تھا تو یہ تمام تر دردناک واقعات اپنے جیتے جی اپنی آنکھوں کے سامنے کیونکر برداشت کر سکا۔ بلکہ پطرس نے تو قسم اٹھا کر سولی پر لٹکنے والے کی واقفیت سے بھی انکار کر دیا اور اس پر لعنت کرتے ہوئے کہا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا (متی ۲۶-۷۲ تا ۷۴) اب انصاف پسند طبقہ کیلئے غور کا مقام ہے کہ ایک رات دن کا حاضر باش اور ہر وقت کا خدمت گزار کیا یسوع مسیح ہی ہوتے تو شناخت نہ کر سکتا تو در کنار ان پر لعنت کرنے کا کیا موقعہ تھا اور یسوع مسیح کے باقی دس حواری اور جان نثار جو گرفتاری کے وقت موجود تھے اُن میں سے کوئی ایک بھی تو اس گرفتار ہونے والے کے ساتھ کمرہ عدالت

۱۵ اور یسوع مسیح کی بھی شناخت نہیں کر سکتا تھا اور اگر وہ گرفتار شدہ

تک نہیں آیا۔ اگر وہ یسوع مسیح ہی ہوتے تو مذکورہ بالا المناک اور دردانگیز حالات میں کم از کم ان دو چوروں کے ساتھ یہ تیسرا بھی تختۂ دار پہ لٹکتا ہوا نظر نہ آتا؟ (یوحنا ۱۹۔ ۲۵ و ۲۶) میں ہے کہ یسوعؑ کی صلیب کے پاس اس کی ماں اور اس کی ماں کی بہن مریم کلوپاس کی بیوی اور اس کا ایک شاگرد اور مریم مگدلینی کھڑی تھیں یسوع نے اپنی ماں اور اس شاگرد کو پاس کھڑے دیکھ کر ماں سے کہا کہ "اے عورت دیکھ تیرا بیٹا ہے۔

کوئی بھی سمجھ دار آدمی یہ بات تسلیم کرنے سے قاصر ہے کہ حضرت یسوع مسیح نے اپنی ماں کو "اے عورت" کہہ کے خطاب کیا ہو اور پھر یہ جملہ کہ "دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے" صاف صاف بتا رہا ہے کہ وہ سولی پہ لٹکنے والا حضرت عفیفہ مریمؑ کا بیٹا نہیں تھا۔

عیسائیوں کا یہ دعویٰ کہ "یسوع مسیح تیسرے دن قبر سے جی اٹھا" بھی ایک بے حقیقت ناول کی حیثیت رکھتا ہے اور اس بارے میں بھی انجیل نویسوں کی قیاس آرائیوں میں بے پناہ اختلافات ہیں۔ پادری سکاٹ صاحب اپنی روشن تفسیر جلد اوّل چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۳۳ کالم ۱ انجیل متی ۲۸۔ ۱۵ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ بعضے بہ گشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور اپنی فیلسوفی کے وہم میں گرفتار ہو کر کہتے ہیں کہ خدا نے یسوع کو اس وقت اٹھا لیا اور یہودیوں کے ہاتھوں میں ایک اس کا شبیہہ دیا گیا وہی مصلوب ہوا اور اس جلد کے صفحہ ۲۳۲ میں لکھتے ہیں کہ یہودی لوگ یسوعؑ مسیح کے جی اٹھنے کے تیس برس بعد تک یہی کہتے تھے کہ یسوع مسیح کی لاش کو کوئی چرا کر لے گیا چاہے وں

انجیلیں مسیح کے تیسرے دن قبر سے اٹھنے پر دیکھنے والوں میں مختلف ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ صرف ایک نے دیکھا کوئی کہتا ہے کہ پانسو نے دیکھا، اور پھر کوئی کہتا ہے کہ دو فرشتے سفید لباس میں آئے جنہوں نے یہ خبر دی کہ وہ آسمان پر اٹھایا گیا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ ایک فرشتہ نے آکر خبر دی بہر حال جتنے منہ اتنی باتیں اب عیسائی صاحبان تو یسوع مسیح کو فقط لعنتی اور لکڑی پر لٹکایا ہوا ہونے کی وجہ سے کفارا استحقاق حاصل کر رہے ہیں مگر یہوداہ اسقریوطی جس نے خود پکڑوا دیا اور پیلاطس حاکم جس نے۔ سزائے موت دی اور سردار کاہن جس نے اس موت کا فتویٰ دیا اور پھر وہ لوگ جنہوں نے تختہ دار پر چڑھایا بطریق اولیٰ اس کفارہ کے مستحق ہونے چاہئیں کیونکہ ان لوگوں نے یہ قربانی براہ راست کی تھی۔ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ جن عیسائیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ مسیح سولی پر نہیں لٹکائے گئے بلکہ ان کو اللہ تعالےٰ نے آسمان پر اٹھا لیا اور ان کا شبیہہ یہودیوں کے ہاتھ لگا جس کو انہوں نے سولی پر لٹکایا۔ جن عیسائیوں کو پادری سکاٹ صاحب اپنی تفسیر میں انجیل سے واقف اور فیلسوفی کہتے ہیں وہ عیسائی اگر انجیل کی تصنیف سے پہلے اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہوں تو کس وجہ سے ان کا بیان تسلیم نہ کیا جائے کیونکہ سب سے پہلے انجیل متی واقعہ سولی سے تقریباً آٹھ برس بعد عبرانی زبان میں لکھی گئی تھی۔ جو اس وقت دنیا میں ناپید کہی جاتی ہے اور تمام عیسائیوں کا اس پر اتفاق ہے اور اس کا ترجمہ خدا جانے کتنا عرصہ بعد یونانی زبان میں کیا گیا جس کے متعلق افواہ ہے کہ لندن کے کسی کلیسا میں رکھا ہوا موجود ہے اس بات کو اگر سچا بھی مان لیا جائے تو جب تک اصل

سامنے نہ ہو تو اسکے ترجمہ کے متعلق صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ ناممکن ہے پھر یہ کہ یہ ترجمہ متی نے کیا یا کسی دوسرے نے کیا جس میں عیسائیوں کا اختلاف ہے، یہ بات تشنہ تحقیق رہ جاتی ہے کہ متی صاحب جو خود اس وقت موجود نہ تھے تو کس اندازہ سے اور کس کی روایت سے یہ انجیل تصنیف فرمائی۔ تو بہرحال ایسی انجیل سے تو واقعی کوئی اس قدر عجیب نا ک نہیں جس کی وجہ سے مصلوب نہ ماننے والے عیسائیوں کے قول کو رد کیا جائے۔ علی الخصوص ایسی حالت میں کہ ان کا یہ بیان چشم دید حالات پر مبنی ہو یا دری صاحب کا ان کے پاس بیان کو فیلسوفی کہنا بالکل بجا ہے کیونکہ مذکورہ بالا تمام روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے ورنہ کسی واقعہ کے اظہار یا کسی واقعہ کی خبر دینے میں کسی فلسفہ کا کیا دخل ہے یہی ثابت ہوتا ہے اب حضرت عفیفہ مریمؑ کی شان اقدس میں بھی انجیل مقدس کی تعلیم ملاحظہ فرمائیں (انجیل یوحنا ۲۔ آتا ۱۱) "پھر تیسرے دن قانائے گلیل میں ایک شادی ہوئی اور یسوعؑ کی ماں وہاں تھی اور یسوعؑ اور اس کے شاگردوں کو بھی اس شادی میں دعوت دی تھی اور جب مے ہو چکی تو یسوعؑ کی ماں نے اس سے کہا ان کے پاس مے نہیں رہی اس نے کہا اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے۔ ابھی میرا وقت نہیں آیا اس کی ماں نے خادموں سے کہا جو کچھ یہ تم سے کہے وہ کرو وہاں یہودیوں کی طہارت کے دستور کے موافق پتھر کے چھ مٹکے رکھے تھے اور ان میں دو دو تین تین من کی گنجائش تھی۔ یسوعؑ نے ان سے کہا مٹکوں میں پانی بھر دو پھر انہوں نے ان کو لبالب بھر دیا پھر اس نے ان سے کہا اب نکال کر میر مجلس کے

پاس لے جاؤ پس وہ لے گئے جب میر مجلس نے وہ پانی چکھا جو مے بن گیا تھا اور جانتا نہ تھا کہ یہ کہاں سے آئی ہے مگر خادم جنہوں نے پانی نکالا تھا جانتے تھے تو میر مجلس نے دُلہا کو بلا کر اس سے کہا ہر شخص پہلے اچھی مے پیش کرتا ہے اور ناقص اس وقت جب پی کر چھک گئے مگر تو نے اچھی مے اب تک رکھ چھوڑی ہے۔ یہ پہلا معجزہ یسوع نے قانای گلیل میں دیکھا کہ اپنا جلال ظاہر کیا۔"

انجیل مقدس کی ان آیات میں یسوع مسیح کا سب سے پہلا معجزہ ذکر کرنے میں طہارت کے پانی کو پندرہ بیس من نغز اور خالص شراب بنا کر پلانا ہی مدنظر نہیں بلکہ حضرت عفیفہ مریمؑ کی ذات اقدس کو شرابیوں کی مجلس میں جا کر بٹھانا بلکہ شراب تقسیم کرنے کی خدمت سرانجام دینے کا اتہام لگانا مدنظر ہے اور یسوع مسیح جیسے مقدس پیغمبر کا اپنی والدہ محترمہ کو ان لفظوں کے ساتھ خطاب کرنا کہ "اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام" بھی بیان کرنا مقصود ہے۔ عیسائی صاحبان اگر یہ فرمائیں کہ اس وقت مے کا پینا پلانا مقدس کام یا کم از کم جائز تھا تو یہ غلط ہے دیکھو (اسموئیل ۱-۱۳ تا ۱۶) کہ جہاں کوئی بھی نشہ آور چیز استعمال کرنے والا خبیث ثابت ہو رہا ہے اور (احبار ۱۰-۸ تا ۱۱) میں مے کو ہمیشہ کیلئے حرام لکھا ہے اور اس کی حرمت قانون ابدی ثابت ہو رہی ہے۔ اسی طرح (قضات ۱۳-۴ تا ۷) میں مے یا کوئی نشہ آور چیز استعمال کرنے سے سخت منع ہے (تمتھیس ۳-۸) جہاں دو زبان اور شرابی ہونے اور ناجائز نفع کے لالچی ہونے سے منع فرمایا گیا ہے اور شرابیوں کے لئے کوجیں

کی سزا ثابت ہو رہی ہے۔

اب کتاب مقدس کے پرانے و نئے عہد نامہ میں تو شراب کو پورے زور کے ساتھ ام الخبائث اور سخت حرام کیا گیا ہے تو غور کا مقام ہے کہ قانونی انجیل میں اس حد تک شراب نوازی کے بارے میں معجزہ گھڑنے سے فقط یہی مقصد معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے مقدس بندوں کو ہر طرح سے مسلسل بدنام کیا جائے اب ذرا (متی ۵-۱۷ تا ۲۰) بھی ملاحظہ فرمائیں۔

یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں بھی کسی کو توڑیگا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا۔

جی ہاں! توریت یا نبیوں کی کتابوں کے چھوٹے سے چھوٹے حکموں کو تو نہیں ساری کی ساری شریعت کی کتابوں کو آسمان و زمین کے ٹل جانے سے پہلے پہلے چھوڑ دینا اور آدمیوں کو اسی کی تعلیم دینا تو جائز ہوگا! گلتیوں ۳-۱۳) میں یسوع مسیح اور شریعت دونوں کو لعنتی ثابت کیا گیا ہے اب صرف شریعت کو لعنت سمجھ کر چھوڑنے کی آیات بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

(گلتیوں ۳-۱۰) کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے تحت ہیں" اور (گلتیوں ۳-۱۲)" اور شریعت کو ایمان سے کچھ واسطہ نہیں" اور (گلتیوں ۳-۱۹)" پس شریعت کیا رہی؟" اور گلتیوں ۳-۲۴-۲۵ میں تو بڑا شدومد

کے ساتھ مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ ہم شریعت کے ماتحت نہیں۔

جی ہاں! بالکل نہیں! کیونکہ یسوع مسیح نے ایک نقطہ یا ایک شوشہ یا شریعت کے کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم توڑنے والے اور لوگوں کو اسکی تعلیم دینے والے کو لعنتی فرمایا تھا نہ کہ ساری کی ساری شریعت کو لعنت سمجھ کر چھوڑنے والے کو۔ مگر عیسائیوں کی حالت دیکھ کر رحم آتا ہے کہ یہ لوگ اگر شریعت پہ عمل کریں تو لعنتی اور اگر نہ کریں تو لعنتی

دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را

مگر یہ لعنت کا الزام خدا کے ایک مقدس رسول (یسوع مسیح) اور شریعت کو لعنتی کہنے کی پاداش ہی ہے۔ کیا عیسائی لوگ اس قسم کے گستاخ اور شرمناک مذہب کو اختیار رکھنے پر نظر ثانی کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں؟ (اکرنتھیوں ۶-۹) میں ہے "کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہونگے۔ نہ بت پرست نہ زناکار نہ عیاش نہ لونڈے باز نہ چور نہ لالچی نہ شرابی نہ گالیاں بکنے والے نہ ظالم" اور (اکرنتھیوں ۶-۱۲) میں ہے "یہ سب چیزیں میرے لئے روا تو ہیں لیکن میں کسی چیز کا پابند نہ ہونگا۔ اور یسعیاہ ۲۳-۱۷،۱۸ میں زنا کا فعل بد اور اس کی اجرت کو خداوند کے لئے مقدس ثابت کیا گیا ہے۔ عیسائیو! خدا کے نام پر سوچو کہ تمام بدعملیاں یعنی حرام کاری بت پرستی زنا کاری عیاشی لونڈے بازی چوری لالچ شراب خوری گالیاں بکنا ظلم کرنا یسوع مسیح کی تعلیم کی رو سے روا ہیں تو پھر باقی کون سی بدمعاشی یا حرام کاری اور بدکاری رہ جاتی ہے جس کے روکنے کیلئے خدا کی طرف سے یسوع مسیح پیغمبر بن کر آئے تھے؟ یہ تمام برائیاں سکھانے اور روا رکھنے کیلئے تو شیطان پہلے ہی سے موجود ہے۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) اس بات کا کیا انکار ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مقدس رسولوں کی شان اور عزت و احترام سے جن لوگوں کے دل و دماغ خالی تھے انہی لوگوں نے یہ OLD & NEW TESTAMENT اولڈ اینڈ نیو ٹسٹامنٹ یعنی عیسائیوں کی کتاب مقدس (پرانا اور نیا عہدنامہ) لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقدس رسولوں کے تقدس کے طفیل لوگوں کو ہدایت بخشے۔ آمین!